9055 ـ بعض علماء کی یاد میں جشن منانا

سوال

کسی عالم دین کی وفاۃ کا سو سالہ یا چالیس سالہ جشن منانے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ:

بعض اسلامی معاشروں میں کچھ بدعات اور نئے امور ظاہر ہوئے ہیں جن میں بعض فوت شدگان یاد پر جشن منائے جاتے ہیں خاص کر علماء کرام کی وفات کے سو سال یا چالیس برس جسے سلور یا گولڈن جوبلی کا نام دیا جاتا ہے.

یہ جشن اشخاص کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں: اس لیے اگر کوئی عام شخص ہو یا اہل علم کی طرف منسوب ہوتا ہو چاہے وہ جاہل ہی ہوں تو اس کی موت کے چالیس یوم بعد اس کے اہل و عیال فوت شدہ کی یاد میں جشن مناتے ہیں جسے وہ چالیسواں کا نام دیتے ہیں.

اس اجتماع میں لوگ مخصوص خیموں یا پھر متوفی کے گھر میں جمع ہو کر قرآن خوانی کرتے ہیں اور شادی کی طرح دعوت اور کھانا تیار کیا جاتا ہے، اور اس جگہ چراغاں کیا جاتا ہے اور اس میں بے دریغ خرچ کرتے ہیں، اس سب میں ان کی غرض دکھلاوا اور ریا اور مقابلہ بازی ہوتی ہے، اس کے حرام ہونے میں کوئی شك نہیں، کیونکہ اس میں میت کے مال کا ضیاع ہوتا ہے اور کسی صحیح غرض میں خرچ نہیں ہوتا.

اور نہ ہی ایسا کرنے سے میت کو کوئی فائدہ پہنچتا ہے، بلکہ اہل میت کوخ سارہ اور نقصان ہوتا ہے، یہ تو اس صورت میں ہے جب ورثاء میں کوئی قاصر شخص نہ ہو، لیکن اگر ان میں کوئی قاصر ہو تو پھر کیا حال ہو گا!!!! اور بعض اوقات تو اس کے لیے تکلف سے کام لیتے ہوئے قرض بھی لینا پڑے تو بے دریغ سود پر قرض حاصل کر لیتے ہیں، اللہ تعالی ہمیں اپنے غضب و ناراضگی سے محفوظ رکھے.

دیکھیں: الابداع (228).

ابن قیم جوزیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اور سنت تھی کہ آپ اہل میت سے تعزیت کرتے، لیکن آپ کا یہ طریقہ نہیں تھا کہ اس تعزیت کے لیے جمع ہوں اور قرآن خوانی کریں، نہ تو قبر کے پاس اور نہ ہی کہیں دوسری جگہ، یہ سب بدعت اور نئی ایجاد اور مکروہ ہے " اھـ

دیکھیں: زاد المعاد (1 / 527).

اور علی محفوظ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" آج کل لوگ تعزیت کے لیے آنے والوں کے لیے جو کھانا تیار کرتے ہیں، اور جو ماتم و سوگ کی راتوں میں اخراجات کیے جاتے ہیں مثلا چالیسواں وغیرہ کے موقع پر تو یہ سب بدعات مذمومہ ہیں، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ اور سنت کے مخالف ہیں، اور سلف کی راہ کے بھی مخالف ہے " اھـ

الابداع (230).

یہ جشن دین میں نئی ایجاد و بدعت ہے، نہ تو اس کا ثبوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے اور نہ ہی صحابہ کرام اور سلف صالحین سے، اور اس میں سنت طریقہ یہ ہے کہ اہل میت کے لیے کھانا تیار کر کے انہیں بھیجا جائے، نہ کہ وہ خود لوگوں کے لیے کھانا تیار کریں اور لوگوں کو کھانے کی دعوت دیں.

جب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کی موت کی خبر آئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" آل جعفر کے لیے کھانا تیار کرو، کیونکہ انہیں وہ مصیبت آئی ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے "

مسند احمد (1 / 205) سنن ابو داود کتاب الجنائز (3 / 497) حدیث نمبر (3132) سنن ترمذی ابواب الجنائز (2 / 234) حدیث نمبر (1003) اور اسے حسن کہا ہے، سنن ابن ماجہ کتاب الجنائز (1 / 514) حدیث نمبر (1610) مستدرک الحاکم کتاب الجنائز (1 / 372) اور اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے لیکن بخاری و مسلم نے اسے روایت نہیں کیا اور امام ذہبی نے التلخیص میں اس کی موافقت کی ہے.

اور جریر بن عبد اللہ البجلی کہتے ہیں:

ہم اہل میت کے ہاں جمع ہونا اور کھانا تیار کرنے کو نوحہ اور ماتم شمار کرتے تھے. اھـ

سنن ابن ماجہ کتاب الجنائز (1 / 514) حدیث نمبر (1612).

بوصیری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس کی سند صحیح ہے اور پہلے طریق کے رواۃ بخاری کی شرط پر ہیں، اور دوسرے طریق کے رواۃ مسلم کی شرط پر " اھـ

دیکھیں: زوائد ابن ماجۃ (2 / 53).

لیکن اگر یہ علماء کی یاد میں دن منایا جائے یعنی اس کی تاریخ وفات کے ایك یا کئی معین برس بعد خاص جشن ہو جس میں کئی سکالر حضرات کو لیکچر دینے یا پھر اس شخص کی سیرت اور شخصیت کے متعلق مقالہ لکھنے کا کہا جائے اور اس کی تالیف کا منہج بیان کرنے کا کہا جائے، اور یہ سب کچھ اس جشن میں بیان ہو، اور اس کی کتابیں چھاپی جائیں یا اہم کتابیں طبع کی جائیں، اور انہیں مارکیٹ میں لایا جائے اور تقسیم ہو تا کہ ان کی یاد تازہ ہو اور ان علماء کے علم اور کوشش کو واضع کیا جائے کہ انہوں نے کس طرح علم کی خدمت کی.

اور اگر یہ جشن بادشاہ اور حکمران یا سردار کا اس مناسبت سے جشن اور دن منایا جائے کہ ان کی حکمرانی کا دور کیسا تھا، اور اس مناسبت سے کتاب بھی شائع کی جائے.

اور کچھ لوگ اس موقع پر اس شخص کی قبر پر جا کر پھول چڑھائیں اور اس کی روح کے لیے فاتحہ پڑھیں اور قرآن خوانی کریں یہ سب بدعات ہیں اور اللہ نے اس کی کوئی دلیل نہیں اتاری.

ان لوگوں کی سیرت اور علمی کتابیں نشرکرنے اور اس کے تالیفی منہج کی طباعت میں کوئی حرج نہیں، بلکہ اگر وہ اس کا مستحق ہے تو یہ ضرور کیا جائے، لیکن اس کے لیے کوئی خاص وقت اور مدت مخصوص نہ کی جائے، اور نہ ہی اس کے لیے کوئی جشن منایا جائے اور نمائش کا اہتمام نہ ہو، اور اسی طرح حکمران و بادشاہ کا بھی.

بعض فوت شدگان مثلا علماء اور حکمرانوں اور بعض عام افراد کی موت کی یاد اور دن منانا بدعت ہے اور یہی اس کی مذمت کے لیے کافی ہے.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ کوئی عالم نہیں، اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ سے کسی دوسرے کا طریقہ افضل ہو سکتا ہے، اور نہ ہی آپ کے مقام و شرف سے زیادہ کسی کا مقام و مرتبہ اور شرف ہو سکتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الخلق ہیں.

لیکن اس کے باوجود صحابہ کرام نے آپ کی یاد میں کوئی دن نہیں منایا، حالانکہ صحابہ کرام کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کی طرح کوئی اور محبت کر ہی نہیں سکتا، اور نہ ہی تابعین و سلف صالح رحمۃ اللہ علیہم کی طرح، اگر یہ خیر و بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس میں ہم سے سبقت لے جاتے۔

اس لیے علماء کرام کی عزت و توقیر اور قدر ان کی یاد میں دن منانے میں نہیں، بلکہ ان کے علم اور کتابوں سے استفادہ کرنے اور اسے نشر و اشاعت اور مطالعہ کرنے اور اس کی شرح وغیرہ میں ہے.

یہ تو اس صورت میں ہے جب وہ اپنے سلفی اور صحیح و سلیم منہج کی بنا پر اس کے مستحق ہوں، اور ان کا منہج گمراہ فرقوں یا یورپی تہذیب سے متاثر نہ ہو.

سلف صالحین اور ان کے بعد والے علماء کی یاد اور ان کی روایات محفوظ ہیں، اور انہوں نے لوگوں کے لیے جو علم ظاہر کیا وہ موجود ہے، عالم تو اس دنیا فانی سے فوت ہو جاتا ہے لیکن اس کا علم باقی رہتا ہے اور لوگوں نسل در نسل متنقل ہوتا رہتا ہے.

لوگوں نے جو ان کے علم سے فیض استفادہ کیا ہے اس کی بنا پر وہ ان کے لیے رحم کی دعا کرتے ہیں، اور ان کے لیے اجروثواب کے طلبگار رہتے ہیں، یہ ان کی یاد کا سب سے زیادہ اظہار ہے.

لیکن ان کی یاد میں دن منانا اور ان کی باقیات و آثار سے تبرك حاصل کرنا اور ان کی قبروں کا طواف کرنا یہ سب بدعات و منکرات میں شامل ہوتا ہے، بلکہ بعض تو نعوذ باللہ شرك کی حد تك پہنچ جاتی ہیں.

اور اگر یہ علماء کرام (جن کی یاد میں دن منایا جاتا ہے اور تبرك حاصل کیا جاتا ہے) زندہ ہوں تو ایسے کام کرنے والوں کو اس سے روکیں.

لیکن بعض لوگوں کو شیطان نے دھوکہ میں ڈال کر گمراہ کر دیا ہے، وہ بدعات کی دعوت دیتے ہوئے دنیا حاصل کرنے یا منصب حاصل کرنے کی کوشش میں ہیں، اس لیے وہ ایسی بدعات میں جا نکلے ہیں جس سے چھٹکارا حاصل کرنا مشکل ہے، صرف اسی صورت میں چھٹکارا حاصل ہو سکتا ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واپس پلٹ آئیں اور اس پر عمل پیرا ہوں، اور علماء کے اجماع پر عمل کرتے ہوئے بدعات کو ترک کردیں جو بذاتہ شر ہیں، اور عظیم شر و برائی کی طرف لے جاتی ہیں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں صراط مستقیم کی ہدایت نصیب فرمائے، ان لوگوں کی راہ جن پر اللہ نے

انعام کیا صدیقوں اور نبیوں اور شہداء و صالحین کی راہ دکھائے، اور ہمارے اور جن لوگوں پر غضب نازل ہو اور گمراہ لوگوں کی راہ میں دوری پیدا فرمائے یقینا اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے.